اسلام اور جدت پسندی

تحریر: حافظ شعیب احمد
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

جدت پسندی سے مراد

جدت پسندی کیلئے انگریزی میں لفظ ''Modernism'' استعمال ہوتا ہے جس کے معنی نئی یا عصری چیز کی خواہش کرنے یا کسی چیز کے بارے میں جدید رجحانات اور نئے خیالات رکھنے یا ان رجحانات کی تائید وحمایت کرنے کے ہیں۔ اسی طرح جدت کا لفظ جو کہ عربی ہے، کا استعمال عموما اس بات کیلئے ہوتا ہے جو نئی تو ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ صحیح اور پسندیدہ بھی ہو۔(۱)

اس کے قریب المعنی الفاظ عربی میں ''تجدد'' اور ''جدیدیت'' کے بھی استعمال ہو رہے ہیں البتہ ان الفاظ کا تجدید کے ساتھ گہرا فرق ہے۔

تجدید اور تجدد میں فرق

بعض لوگ غلط فہمی کی بنیاد پر ان دو الفاظ میں فرق نہیں کر پاتے حالانکہ ان دونوں الفاظ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ تجدد کا مفہوم ہے کسی چیز کا نیا بن جانا مثلا ایک انسان جب نئے افکار ونظریات کو اختیار کرے اور سابقہ نظریات کو ترک کردے تو ہم اسے تجدد پسند یا جدت پسند قرار دیں گے مگر تجدید کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز جو حقیقت میں پرانی اور پہلے کی ہے مگر وہ مٹ چکی ہے یا اس پرانی چیز کے ساتھ نئی چیز مل کر ایک مخلوط چیز بن گئی ہے تو اس اصل چیز کو پھر اپنی اصل شکل میں سامنے لانے کا نام تجدید ہے اور دینی لحاظ سے یہ فریضہ سرانجام دینے والا شخص ''مجدد'' کہلائے گا۔(۲)

اسلام میں تجدید ہے نہ کہ تجدد

کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر نئی رائے، فکر اور سوچ اختیار کرے جس سے قرآن وحدیث کی تکذیب لازم آئے اس کیلئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ دین میں کوئی نیا کام (بدعت) جاری کرے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

شر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار (۳)

ترجمہ: دین میں نئے نئے کام انتہائی بدترین ہیں اور ہر نیا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے''۔ البتہ ایک مردہ ہو چکی سنت کو از سر نو زندہ کرنا اسلام میں مطلوب ومحمود ہے اور باعث ثواب جیسا کہ رسول عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من دل على خير فله مثل اجر فاعله (۴)

ترجمہ: جس شخص نے نیکی کے کام کی طرف راہنمائی کی تو اس کیلئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا کہ اس کی راہنمائی سے نیکی کرنے والے کا ہے۔

اور ہر دور، ہر صدی میں تجدید اسلام و احیاء اسلام کا فریضہ ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ مجدد دین کو پیدا کرے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ پیشین گوئی فرمائی ہے:

إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة من يجدد لها دينها۔(۵)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی میں ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو دین اسلام کی تجدید کرے گا۔

اس امت محمدیہ میں تجدید کی ذمہ داری ادا کرنے والے چند مشہور اور اہم مجددین کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔ **عمر بن عبدالعزیز** رحمہ اللہ رحمۃ واسعا
۲۔ **امام ابو حنیفہؒ**
۳۔ **امام مالکؒ بن انس**
۴۔ **امام شافعیؒ**
۵۔ **امام احمد بن حنبلؒ**
۶۔ **امام غزالیؒ**
۷۔ **امام ابن تیمیہؒ**
۸۔ **شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ**
۹۔ **شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ**
۱۰۔ **سید احمد بریلویؒ**
۱۱۔ **شاہ اسماعیل شہیدؒ** (۶)

عیسائیت اور سائنسی تجرباتی علوم کے تصادم کے نتیجہ میں بہت سارے عیسائیوں نے اپنے قدیم افکار ونظریات کو کلیۃً ترک کر کے جدت پسندی کا مظاہرہ کیا بلکہ عیسائیت سے ہی تائب ہو کر لادین بن گئے لہٰذا بقول بعض مغرب نے مذہب سے اپنی آزادی کی تحریک کو جدیدیت "Modernism" کا نام دیا ہے اور بظاہر تجدید وتجدد میں کوئی بنیادی فرق نہ کیا۔(۷)

اس تقابلی وتاریخی مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اسلام میں تجدید ہے نہ کہ تجدد۔

اسلام میں جدت اور اجتہاد

﴿اسلام اور جدید مسائل کا حل﴾

دین اسلام کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ دین کامل ہے اسلام سے قبل کسی دین کا کامل ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ ہی کسی نبی نے یہ کہا کہ وہ کامل و اکمل تعلیمات لے کر آئے ہیں۔ یہ دعویٰ صرف اسلام کا ہے کیونکہ خود اللہ عزوجل کا فرمان گرامی ہے:

الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (۸)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا ہے۔

اسی طرح اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

ونزلنا علیك الكتاب تبيانا لكل شيء (۹)

ترجمہ: اور ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا (مفصل) بیان ہے۔

اسلامی تعلیمات کی خصوصیات میں سے ایک اہم خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ ہر دور و زمانہ اور ہر خطہ و ملک اور ہر قوم کیلئے ہیں۔ گویا اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اسی طرح ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ تعلیمات اسلامیہ، قواعد وضوابط اور کلیات کی حیثیت رکھتی ہیں لہٰذا جزئیات جن میں ہر دور کے نئے پیش آمدہ مسائل بھی شامل ہیں، کا حل ان کلیات کی روشنی میں کیا جائے گا اس کے حل کیلئے جو کوشش بھی کی جائے اس کا نام ''اجتہاد'' ہے اور ایسی کوشش کرنے والے شخص کو اسلامی نقطہ نظر سے ''مجتہد'' کہا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام میں اجتہاد کی گنجائش اسلام کی اہم ترین خوبی ہے کیونکہ زمانہ ہر آن تغیر پذیر ہے نت نئے مسائل جنم لیتے ہیں جن کا حل ایک مجتہد اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔ لہٰذا علماء اسلام کیلئے اجتہاد کی اجازت ہونا امت مسلمہ کی نہایت خوش بختی وسعادت مندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اجتہاد کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إذا حكم الحاكم فاجتهد ثم أصاب فله أجران وإذا حكم فاجتهد ثم أخطأ فله أجر (۱۰)

ترجمہ: جب کوئی فیصلہ کرنے والا اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے پھر اگر وہ درستگی کو پہنچا تو اس کیلئے ڈبل (دوہرا) اجر ہے اور جب اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن اگر خطا کی تو پھر بھی اس کیلئے سنگل (اکہرا) اجر ہے۔

جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مختلف سوالات کے جوابات دیتے ہوئے یہ کہا کہ جب کتاب وسنت سے نصاً کسی مسئلہ کا حل نہ ملا تو وہ کتاب و سنت کی روشنی میں دیگر نظائر وامثال کو ملحوظ رکھتے ہوئے اجتہاد کرکے مسئلہ کا حل نکالیں گے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور یوں گویا ہوئے:

الحمدلله الذی وفق رسول رسول الله ﷺ لما يرضى رسول الله (۱۱)

ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اس اللہ کی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ایلچی کو اس کام کی توفیق دی جس سے رسول اللہ ﷺ راضی ہیں۔

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ کیلئے اجتہاد کی اجازت ایک نعمت عظمیٰ ہے جس پر رسول عربی ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کلمات تشکر پیش کرتے ہیں۔

اجتہاد کیلئے چند ضروری امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے

۱۔ اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔

اگرچہ جمہور فقہاء کے نزدیک اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ کیونکہ أئمہ اربعہ کے اجتہادات کے بعد اب اجتہاد کی ضرورت نہیں رہی۔ جمہور فقہاء نے یہ بات اس خدشہ کی بنا پر کہی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہر کس وناکس جاہل اور غلط طور پر علم کا دعویٰ کرنے والے اجتہاد کرنے بیٹھ جائیں اور ''**ضلوا واضلوا**'' یعنی وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا'' کے مصداق بن جائیں تاہم ان فقہاء نے بھی اپنے مذاہب میں داخلی طور پر اجتہاد کا دروازہ بند کیا نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اجتہاد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور اللہ پاک کی رحمت کسی زمانے کے لوگوں کے ساتھ مخصوص نہیں بعد کے لوگ بھی اللہ کی رحمت کے (اسی قدر) مستحق ہیں، جس طرح پہلے لوگ تھے (۱۲)

۲۔ ہر شخص کو اجتہاد کرنے کی اجازت نہیں،

علماء کرام نے مجتہد کیلئے چند مخصوص شرائط کا پایا جانا ضروری قرار دیا ہے جن کو اصول فقہ کی کتب میں دیکھا جاسکتا ہے۔ (۱۳) دور حاضر کا اہم ترین فتنہ یہ بھی ہے کہ ہر شخص خود کو ماہر وحاذق عالم سمجھتا ہے اور اجتہاد کی صلاحیت رکھنے کا مدعی ہے تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے بغیر علم دین خود پڑھا اور پھر اپنے افکار ونظریات دنیا کے سامنے پیش کئے تو خود بھی گمراہ ہوئے اور لوگوں کی گمراہی کا سبب بنے۔ ہر شخص کو دین اپنے ہاتھ میں لینے اجازت نہیں ہے لہٰذا اگر ہر کس وناکس اجتہاد کرنے لگے تو

دین بازیچۂ اطفال بن کر رہ جائے گا۔

۳۔جن مسائل کا حکم نصاً ثابت ہے (خواہ نص قرآنی ہو یا حدیث پر مبنی نص) مثلاً کسی شے کی حلت وحرمت، جواز یا عدم جواز تو ایسے مسائل میں اجتہاد کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔(۱۴)

لہٰذا اگر کوئی مجتہد کسی نص سے ناواقفیت کی بنا پر کوئی اجتہادی فیصلہ کردے اور بعد میں اسے خود کو پتہ چل جائے یا وہ فوت ہوا اور دیگر علماء وعوام کو پتہ چلا تو نص کے مقابلے میں اس مجتہد کے اجتہادی فیصلہ کو ترک کردیا جائے گا۔

۴۔کسی مجتہد کا اجتہادی فیصلہ صواب و درستگی پر بھی مبنی ہوسکتا ہے اور غلطی پر بھی، لہٰذا اس کی رائے کو رائے اور اجتہادی فکر سمجھ کر ہی اپنایا جائے گا نہ کہ شریعت اور خدائی فیصلہ سمجھ کر کیونکہ شریعت سازی کا حق صرف اللہ اور اس کے رسول کو حاصل ہے۔

پہلی امتیں اس معاملے میں غلطی کر بیٹھیں اور انہوں نے اپنے فقہا کو خدائی کا درجہ دے دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کی ہے اور یوں فرمایا ہے:

إتخذوا أحبارهم ورهبانهم أربابا من دون الله والمسيح ابن مريم وما أمروا إلا ليعبدوا الها واحدا(۱۵)

ترجمہ:انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنا رکھا ہے حالانکہ انہیں نہیں حکم دیا گیا تھا مگر یہی کہ وہ ایک ہی الٰہ کی عبادت کریں گے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام میں جدیدیت اور جدت پسندی یہی ہے کہ ہر جدید مسئلہ کا حل اجتہاد کے ذریعے کیا جائے ایسا نہیں کہ ہر جدت کو فوراً اور من وعن قبول کرلیا جائے بلکہ اس کی مضرت و نقصان کا پہلو ختم کرکے اجتہاد کی روشنی میں اسے اختیار کیا جاسکتا ہے۔

اسلام میں تجدید/جدت کی کوششیں

کفار اور دشمنان اسلام جب میدان جنگ وقتال میں مسلمانوں کی یلغار اور تلوار کا مقابلہ نہ کرسکے تو اسلامی تعلیمات میں رخنہ ڈالنے اور اسلام میں نئے افکار ونظریات داخل کرکے خلط ملط کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگے، نیز مسلمانوں کے اندر سے کچھ لوگ اپنے ہمنوا تلاش کرکے انہیں آلہ کار بنایا جنہوں نے بظاہر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دین اسلام میں بدعات شامل کرنے کی سعی لاحاصل کی مگر علماء حق نے ان کی مکاریوں اور چالبازیوں کو طشت ازبام کرکے امت کو اس بناوٹی اسلام سے بچالیا۔

لہٰذا اگر بادشاہ اکبر جیسا ظالم و جابر اور طاقتور حکمران ایک نئے دین "دین الٰہی اکبرشاہی" کو اسلام کا حلیہ بگاڑ کر ایجاد کرتا ہے تو ملا محمد یزدیؒ اور شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ جیسے علماء حق اپنی جان پر کھیل کر باطل کا مقابلہ کرتے ہیں اور دین اسلام کو اس کی اصل شکل و ہیت میں پیش کرتے ہیں۔(۱۶)

اللہ رب العزت نے سچ ہی فرمایا:

إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحفظون (۱۷)

ترجمہ: بیشک ہم نے ہی یہ کتاب نصیحت نازل کی ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

دورحاضر میں مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کو کمزور کرنے اور پھر بتدریج ختم ہی کرنے کیلئے مغربی دانشوروں کی طرف سے روشن خیالی اور جدت پسندی کا سبق دیا جارہا ہے بلکہ اسلام کو **Civilized** کرنے کی پلاننگ کی جارہی ہے اور مسلمانوں کو ماڈرن اور لبرل بنانے کی۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مغرب نے مذہب سے اپنی آزادی کی تحریک کو "جدیدیت" **"Modernism",** کا نام دیا تھا(۱۸)

اور آج اسی ماڈرنزم کا سبق امریکی و یورپین دانشور مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں۔ **Rand** کارپوریشن جو موجودہ امریکی پالیسیوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کررہا ہے کہ مطابق موجودہ مسلم معاشروں کے مسلمانوں کو چار اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جو حسب ذیل ہیں:

۱۔بنیاد پرست **Fundamentalists**

۲۔روایت پسند **Traditionalists**

۳۔جدیدیت پسند **Modernists**

۴۔لادینیت پسند **Secularists**

اس کارپوریشن نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ جدیدیت پسند اور سیکولر مسلمان مغرب کی اقدار اور پالیسیوں کے ذہنی طور پر بے حد قریب ہیں مگر وہ مالی وسائل کے اعتبار سے بنیاد پرستوں سے پیچھے ہیں لہٰذا اس رپورٹ میں امریکی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ:

Support the modern first

جدیدیت پسند مسلمانوں کی مدد ترجیحی بنیادوں پر کی جائے۔

نیز دوسری اہم حکمت عملی یہ پیش کی گئی ہے کہ:

Support the traditionalists against the fundamentalists

بنیاد پرستوں کے خلاف روایت پسندوں کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔

جب کہ انتہا پسندوں (بنیاد پرستوں) کیلئے وسائل کا حصول ناممکن بنانے کی سفارش کی گئی ہے، نیز اس مکمل رپورٹ میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اسلام کو Civilize (کاٹ چھانٹ) کرکے مغربی اقدار سے ہم آہنگ کیا جائے(۱۹)

گویا ماڈرن اسلام وہ ہوگا جو امریکہ حضور اور اس کے کارندے نام نہاد مسلم ماڈرن سکالرز پیش کرینگے اور ایسے ماڈرن اسلام کو اپنانے والے حضرات ''ماڈرن مسلمان'' کہلاسکیں گے جن پر امریکی نوازشات بھی ہوں گی اور باقی سب بنیاد پرست اور روایت پسند مسلمان کہلائیں گے جو امریکہ اور اس کے حواریوں کے زیرعتاب آجائیں گے۔

امریکہ نے مسلمانوں کی صفوں میں ایسے ماڈرن سکالرز تلاش کر لئے ہیں جو مسلمانوں کو امریکی ایما پر روشن خیالی اور جدت پسندی کا سبق دے رہے ہیں وہ جدت پسندی جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان امریکی و یورپی کلچرز، تہذیب، ان کا نظام حکومت اور معاشی نظام کو اپنالیں بلکہ مغرب کی اندھی تقلید کرنے لگ جائیں گے اور اسلامی تعلیمات سے بالآخر دستبردار ہو جائیں مسلمانوں کے اس روشن خیال اور جدت پسند طبقہ کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے ایسے ہی خدشہ کا اظہار یوں کیا تھا۔

لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازۂ تجدید
مشرق میں ہے تقلید فرنگی کا بہانہ

مسلم معاشرہ میں یہ جدید روشن خیالی اور جدت پسندی کے بیج بونے کیلئے نظام تعلیم ''روشن خیالوں'' کے سپرد کیا جارہا ہے اور اسلامی رنگ ختم کرکے جدت پسندی کا رنگ ان نونہالان چمن پر چڑھانے کی مکمل پلاننگ کی جاچکی ہے کیونکہ بقول اکبرالہ آبادی مرحوم۔

دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے (۱۹)

حقیقت یہ ہے کہ کسی دوسرے کی خواہش پر اسلام میں کی جانے والی کاٹ چھانٹ دین میں تحریف اور سراسر ضلالت و گمراہی ہوگی۔ ایسی جدتوں کو اسلام کسی طرح بھی برداشت نہ کرے گا کیونکہ اسلام نہ تو ملاں کا ہے اور کسی مسلم حکمران کا اور نہ ہی اسلام کو کفار کی خواہشات کی بھینٹ چڑھا کر کمی بیشی اور تراش خراش کا تختۂ مشق بنایا جاسکتا ہے۔

ماضی میں بھی جس کسی نے اسلام کا اصل حلیہ بگاڑنے اور اسے اپنی خواہشات کا تابع بنانے کی کوشش کی وہ ناکام و نامراد رہا اور آج بھی اور آئندہ بھی ایسی کوششوں کے مقدر بفضل اللہ تعالیٰ ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ نہ ہوگا کیونکہ وعدہ الٰہی ہے:

يردون ليطفئوا نور الله بأفواههم والله متم نوره لو كره الكافرون (۲۰)

ترجمہ: یہ کفار اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو اور بقول شاعر ۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

خلاصہ بحث

روشن خیالی و جدت پسندی بظاہر بہت خوبصورت اور پرکشش الفاظ ہیں جس کا سبق یورپی اور امریکی دانشور مسلمانوں کو دے رہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے یہاں اس کا مطلب اپنے عقیدہ و ایمان سے دستبراری اور مذہب سے بیزاری ہے لہٰذا اس روشن خیالی و جدت پسندی کو مسلم معاشروں میں کیونکر برداشت کیا جاسکتا ہے۔

جب کہ حقیقی روشنی وہی ہے جو اسلام نے دنیا کو دکھائی ہے اس کے علاوہ سب کچھ ضلالت و گمراہی، تاریکی اور اندھیرا ہے، لہٰذا اسلام ہی فی الحقیقت روشن خیال دین ہے۔ اسلام جدت کا ساتھ دیتا ہے مگر اجتہاد کے ذریعے۔ اسلام نئی نئی ترقیات خواہ فکری ہوں یا مادی کا دشمن نہیں بلکہ ان کو اپنانے کی اجازت دیتا ہے مگر ان کی تطہیر و تزکیہ کرکے، ان کے نقصان دہ پہلوؤں کو دور کرکے، یہی حقیقت میں جدت پسندی ہے۔

ہر نئی چیز، فکر کو بلا سوچے سمجھے اختیار کر لینا تو حماقت و بیوقوفی ہے اور ایسی حماقت و جہالت سے اللہ تعالیٰ ہر کسی کو محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

حواشی و تعلیقات

■ ڈاکٹر فضل الرحمن: اسلام اور جدیدت، اردو ترجمہ از محمد کاظم، مکتبہ جدید، لاهور،۱۹۹۸م۔ص ۱۱۔۱۲

■ سید ابوالأعلیٰ مودودی: تجدید و احیائے دین، اسلامك پبلیکیشنز، لاهور ۲۰۰۲م، ص ۳۶۔

■ امام احمد بن شعیب النسائی، سنن النسائی، کتاب صلوٰة العیدین، باب کیف الخطبة، حدیث:۱۵۷۹

■ امام مسلم بن حجاج القشیری: صحیح مسلم: کتاب الإمارة: باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب وغیره وخلافته فی أهله بخیر، حدیث ۱۳۳

■ امام ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائة حدیث: ۴۲۹۱

■ ان گیاره مجددین کے تجدیدی کارناموں کو بڑی تفصیل کے ساتھ مولانا مودودیؒ نے ذیل کی کتاب میں ذکر کیا ہے: سید ابوالأعلیٰ مودودی: تجدید و إحیائے دین۔ ص ۴۴۔۹۵

Monthly MUHADDIS
99-J Model Town, Lahore
Phone

■ ڈاکٹر انیس احمد، جدیدیت، تجدید اور اسلام، ترجمان القرآن لاہور، جنوری ۲۰۰۱م، جلد ۱۲۸، عدد۱، ص ۴۲

■ المائدۃ ۳:۵

■ النحل ۸۹:۱۶

■ امام محمد بن اسماعیل البخاری: صحیح البخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب اجر الحاکم اذا اجتھد فاصاب او اخطأ حدیث:۷۳۵۲

■ امام احمد بن محمد بن حنبل: المسند، المکتب الاسلامی، بیروت، ۱۹۶۹م، ج۵۔ ۲۳۰

■ محمد عاصم الحداد: اصول فقہ پر ایک نظر، اسلامک پبلشنگ ہاؤس، لاہور ۱۹۹۱م۔ص۱۶۸

■ عطیہ محمد سالم وغیرہ: تسھیل الوصول إلی فھم علم الأصول، الجامعۃ الاسلامیۃ المدینۃ المنورۃ، س-ن- ص۷۸۔۷۹

■ ڈاکٹر عبدالکریم زیدان: الوجیز فی اصول الفقہ، فاران اکیڈمی، لاہور س-ن-ص ۴۰۲۔۴۰۶

■ التوبۃ:۳۱:۹

■ عزیز احمد واداره: دین الٰہی اکبر شاھی، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور ۱۹۸۶م، ج۹:۵۶۳۔۵۶۸ اور: سید ابوالاعلیٰ مودودی: تجدید واحیائے دین، ص۶۱۔۶۴

■ الحجر:۹:۱۵

■ ڈاکٹر انیس احمد، جدیدیت، تجدید اور اسلام، ص۔۴۲

■ محمد عطاء اللہ صدیقی، روشن خیالی کے امریکی سرچشمے، محدث لاہور، جنوری ۲۰۰۵م۔ جلد ۳۷،شمارہ ۱،ص۳۳۔۴۰

■ سلیم منصور خالد"روشن خیال تعلیم" ترجمان القرآن لاہور، جون ۲۰۰۵م جلد ۱۳۲، عدد۶، ص۸۶

■ الصف ۸:۶۱

بقیہ: لعنت کرنے کی ممانعت

طرف لوٹ آتی ہے۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱) کتاب الادب، باب فی اللعن (۴۰۹۹/۳)

لعنت کرنے کا گناہ قتل کے برابر ہے

عن الثابت ابن الضحاک رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ ﷺ قال من لعن مومنا فھو کقتلہ . رواہ البخاری (۱)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو وہ اسے قتل کرنے کے برابر ہے۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱) کتاب الآداب، ما ینھی من السباب واللعن

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کلمہ کو اس لعنت جیسی موذی بیمارے سے محفوظ فرمائے اور خاص اپنی رحمت نازل فرمائے۔آمین

..........مولانا مفتی عبدالقہار دھلوی کا سانحہ ارتحال..........

تمام دینی اور علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین جماعت غرباء اہلحدیث کے راہنماء اور مفتی اسلام مولانا عبدالقہار دھلوی 31 مئی 2006ء کو کراچی میں رحلت فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بانی جماعت غرباء اہلحدیث حضرت العلام مولانا عبدالوہاب دھلوی رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند ہیں اور انہی سے تعلیم وتربیت پائی۔آپ کا شمار پاکستان کے معتبر اور ثقہ علماء میں ہوتا تھا۔عرصہ دراز سے درس وتدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، تاریخ، ادب، فنون کی کتب پر مکمل گرفت تھی۔مطالعہ کا شوق ورثے میں پایا۔یہی وجہ ہے کہ فتویٰ صادر کرتے وقت دلائل کے انبار لگا دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تفہیم کا عمدہ سلیقہ عطا فرمایا تھا۔آپ کی مجلس میں بیٹھ کر اٹھنے والا گرویدہ ہو جاتا۔یوں تو مولانا عبدالوہاب دھلوی مرحوم کا پورا خانوادہ اعلیٰ اخلاق کا بہترین نمونہ ہیں۔ملنسار اور مہمان نواز ہیں۔خوشگفتار اور خلیق ہیں۔لیکن مولانا عبدالقہار دھلوی ان میں ممتاز نظر آتے تھے۔خصوصا دینی طلبہ کے ساتھ مشفقانہ رویہ اور ہمدردی کا اظہار اولاد سے زیادہ کرتے تھے۔نہایت عقیل وفہیم تھے پاکستان ہجرت کے بعد نئی زندگی کا آغاز نہایت صبر واستقامت کے ساتھ کیا اور بہت سی مشکلات کے باوجود دعوت واصلاح کا کام جاری رکھا اور تادم مرگ یہ سلسلہ جاری رہا۔یہ مقدس فریضہ بہت خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے اور اس میں مزید توانائی کے لئے اپنے فرزندوں کو بھی اس مشن پر لگا دیا۔

آپ کی رحلت سے صرف اہل کراچی نہیں بلکہ پاکستان میں بسنے والے تمام اہل اسلام ایک عالم باعمل اور صاحب کردار شخصیت سے محروم ہوئے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی دینی، ملی، تعلیمی، علمی، دعوتی، خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔اور جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام نصیب فرمائیں۔آپ کے تمام لواحقین بالخصوص مولانا مفتی محمد ادریس اور مولانا عبدالسلام کو صبر جمیل سے نوازیں۔

ادارہ جامعہ سلفیہ مولانا مفتی عبدالقہار کی رحلت پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور انکی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہے۔(ادارہ)